REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۳ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۹ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۱۹ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؂

شہزادہ فیصل اور صدر ناصر کے درمیان سہ روزہ مذاکرات ختم ہو گئے

متحدہ عرب جمہوریہ کی فیڈریشن میں سعودی عرب کی شمولیت کا امکان؟

قاہرہ ۱۸ اگست۔ کل یہاں سعودی عرب کے وزیراعظم و لیعہد شہزادہ فیصل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے درمیان سہ روزہ مذاکرات ختم ہو گئے۔ مذاکرات کے اختتام پر شہزادہ فیصل نے اخبار نویسوں کو بتایا (۱) مجھے یقین ہے کہ لبنان اور اردن سے امریکی اور برطانوی فوجیں جلد واپس چلی جائیں گی (۲) سعودی عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان اب پوری پوری مفاہمت ہو گئی ہے۔ اور دونوں کے درمیان اب نہایت مضبوط دوستانہ اور برادرانہ تعلقات قائم ہیں (۳) عرب اتحاد کے دشمن اب ناامید کر دیئے گئے ہیں۔ شہزادہ فیصل نے اس خیال کا بھی اظہار کیا۔ کہ ان سہ روزہ مذاکرات کے بارے میں کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا جائے گا۔

مبصرین کا خیال ہے کہ ان دونوں عرب زعماء نے متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب کے درمیان دفاعی معاہدے اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فیڈریشن میں سعودی عرب کی شمولیت کے سوال پر بات چیت کی ہے۔ صدر ناصر کی طرف سے ان مذاکرات کے بارہ میں تاحال کوئی بیان یا اظہار خیال نہیں ہوا ہے۔ شہزادہ فیصل نے ایک اخبار نویس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا سعودی عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات ہمیشہ ہی بہت اچھے رہے ہیں۔ اور اگر کبھی کوئی غلط فہمی پیدا بھی ہوئی تھی۔ تو وہ اب یکسر دور ہو چکی ہے ؂

بیروت ۱۸ اگست مزید ایک ہزار امریکی فوج کو جہازوں میں سوار کیا جا رہا ہے اب لبنان میں امریکی فوج کی تعداد دس ہزار سات سو رہ جائے گی

پاکستان اپنی سالمیت اور آزادی کی ہر حالت میں حفاظت کریگا

عوامی لیگ کے لیڈر جناب حسین شہید سہروردی کا بیان

کراچی ۱۸ اگست عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں پاکستانی سرحد میں بھارتی فوج کی مداخلت کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا بھارتی فوج صرف پاکستانی پولیس پر ہی گولیاں نہیں برسا رہی۔ بلکہ نہتے پاکستانی دیہاتیوں کو بھی گولیوں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ یہ فائرنگ اتنی شدید ہے۔ کہ اس نے سرحدی جھگڑے کی بجائے چھوٹی موٹی لڑائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا اگر اس فائرنگ سے بھارت کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے۔ اور اس کے بعض سرحدی علاقے غصب کر لے تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔ مسٹر سہروردی نے کہا پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ ایسی حرکات پاکستان کو ختم نہیں کر سکتیں پاکستان اپنی سالمیت اور آزادی کی ہر حالت میں حفاظت کرے گا۔ اور ہر جارحانہ اقدام کا منہ توڑ جواب دے گا ؂

شاہ حسین تخت سے دستبردار ہو جائیں گے

لنڈن ۱۸ اگست۔ برطانیہ کے ہفت روزہ اخبار آبزرور کی اطلاع کے مطابق امریکہ اور برطانیہ کو توقع ہے کہ شاہ حسین اردن کے تخت سے [illegible] ہو جائیں گے چنانچہ شاہ حسین کی والدہ کو عنقریب سفارتی ذرائع سے اس امر کا احساس دلایا جائیگا کہ انکے بیٹے کی پوزیشن ناممکن ہو گئی ہے

مکرم مولوی رحمت علی صاحب

کیلئے خاص دعا کی تحریک

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا عرصہ دراز سے لاہور میں بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور حالت دن بدن تشویشناک ہی ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے آمین

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور

ربوہ پہنچ گئے

ربوہ ۱۸ اگست۔ مبلغ امریکہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور وہاں چار سال کے لمبے عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو خوش آمدید کہا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا آپ کے لئے مبارک کرے آمین

مری میں سپریم کورٹ کا ریکارڈ جل گیا

راولپنڈی ۱۸ اگست۔ پرسوں رات مری میں میونسپل ہال کی تیسری منزل آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گئی۔ اس منزل میں سپریم کورٹ کا ریکارڈ تھا جو جل کر خاکستر ہو گیا ہے۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق سپریم کورٹ کے تباہ ہونے والے ریکارڈ میں سپریم کورٹ کی لائبریری کی بعض قیمتی کتابیں بھی شامل تھیں جن کا دستیاب ہونا اب محال ہے۔ ہال کی پہلی اور دوسری منزل میں آگ نہیں لگی ؂

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۶ء

فرقہ وارانہ جھگڑوں کا علاج

ایک دینی ہفت روزہ میں ایک ٹریکٹ "امت واحدہ" نامی پر حسب ذیل تنقید شائع ہوئی ہے۔

"اس میں قوم کو اخوت و وحدت اسلامی کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا گیا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں جیسے ہندو مسلمانوں میں بلوے اور فسادات ہوا کرتے تھے۔ ویسے ہی اب پاکستان میں شیعہ سنی۔ بریلوی دیوبندی حضرات میں ہونے لگے ہیں۔ یہ قوم کی بڑی بدقسمتی ہے کہ اختلافات بڑھ کر مخالفت و منازعت و جنگ و جدال تک نوبت پہنچ گئی ہے اگر اس وبا کا جلد علاج نہ کیا گیا اور اس فتنہ کو فوری طور پر فرو نہ کیا گیا۔ تو اس سے استحکام پاکستان کو سخت نقصان پہونچے گا۔ سیاسی پارٹی بازی وقتی اور عارضی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا خطرہ اور نقصان اس قدر سنگین نہیں ہوتا جتنا مذہبی فسادات کا خطرہ تباہ کن ہوتا ہے اندلس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ وہاں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی۔ مگر ان کو ایسی ہی خانہ جنگیوں نے آخر کار تباہ و تاراج کر دیا"۔

ہم نے یہ ٹریکٹ نہیں پڑھا لیکن فرقہ وارانہ جھگڑوں اور ان کے تباہ کن نتائج کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ یہ امر واضح ہے کہ مختلف فرقوں کے آئے دن تلخ اور خطرناک جھگڑوں کی وجہ سے خود ہمارے ملک کا امن برباد ہوتا رہتا ہے۔ اور ان جھگڑوں میں انہماک کی وجہ سے ہماری قوم کی ترقی کی تمام صلاحیتیں نہ صرف بے کار ہو جاتی ہیں بلکہ الٹا وہ تخریب کا باعث بن رہی ہیں جیسا کہ ہم نے کہا ہے ہمیں معلوم نہیں کہ اس ٹریکٹ میں کیا علاج بتایا گیا ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں اس خطرناک بیماری کا جو علاج ہماری سمجھ میں آتا ہے وہ سوائے اس کے نہیں ہو سکتا کہ تمام فرقے قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین پر کاربند ہوں جھگڑوں کا تلخ صورت اختیار کر لینا محض اس وجہ سے نہیں ہے۔ کہ مختلف فرقے مختلف عقائد رکھتے ہیں۔ عقائد میں اختلافات تو فطری چیز ہیں۔ اور آج تک اتحاد کے لئے ہماری جتنی کوششیں ناکام ہوئی ہیں اس کی بین وجہ یہ ہے کہ کوشش کرنے والے چاہتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو ہر بات میں ہم عقیدہ بنا دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہی چیز ہے جو اس تمام فساد کی جڑ ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی فرقہ کو دوسروں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کی کوشش ترک کر دینی چاہیئے یہ بات تو سخت مذموم ہے۔ اور اس طرح حق ظاہر ہی نہیں ہو سکتا۔ اس سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ کوشش اس وقت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جب اس میں جارحیت خواہ جارحیت کی کوئی صورت ہو در آتی ہے اگر ایک فرقہ کا عالم اپنے عقائد کی خوبیاں اور دوسرے عقائد کی برائیاں جادلھم بالتی ھی احسن کے اصول کے مطابق ایسے الفاظ میں بیان کرے کہ کسی سننے والے یا پڑھنے والے کی اس کی تقریر و تحریر سے دلآزاری نہ ہو۔ بلکہ افہام و تفہیم کا انداز اختیار کیا جائے۔ تو کسی قسم کا خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر تحریر یا تقریر میں دھمکیاں دی جائیں اور اشتعال انگیز نقرے کسے جائیں جن سے عوام کو بھڑکانا مقصود ہو۔ یا کوئی اور طریق جبر و اکراہ کا اختیار کیا جائے۔ تو یقیناً فساد فی الارض کی بنیاد پڑے گی۔

الغرض افہام و تفہیم سے ایک دوسرے کو اپنا ہم خیال بنانا نہ صرف یہ کہ خطرناک نہیں ہے۔ بلکہ احقاق حق کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن خدشہ اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی فریق "خدائی فوجداری" کا طریق اختیار کر لیتا ہے۔ اور یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ اس کا فرض ہے کہ دوسروں کو اپنا ہم عقیدہ ہر طریق سے بنائے تاکہ وہ دوزخ کی آگ سے بچ جائے ۲

۲ مسٹر لیکی جنہوں نے تہذیب یورپ کی تاریخ لکھی ہے بتایا ہے کہ ازمنہ وسطی میں عیسائی فرقے اس وجہ سے ہر وقت برسر جنگ رہتے تھے کہ ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ چونکہ وہی راستی پر ہے۔ اس کا فرض ہے کہ دوسروں کو دوزخ سے ہر ممکن طریق سے محفوظ کرے۔ خواہ اس کی جان ہی نہ لینی پڑے۔ یہ خود ساختہ موقف جو ہر ایک فرقہ نے اختیار کر رکھا تھا۔ یہی ازمنہ وسطی میں مغربی ممالک کی تباہی کا باعث ہو رہا تھا۔ خاص دومن کیتھولک فرقہ ہر اس شخص کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کرتا تھا۔ جو اس فرقہ کے عقائد سے ذرا سا بھی اختلاف رکھتا تھا۔

اپنا ہم عقیدہ بنانے کا یہی جارحانہ طریق ہے جس نے وسطی زمانے کے یورپ کو جہنم زار بنا رکھا تھا۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب ہر فرقہ "وحدت عقیدہ" کا علمبردار ہو کر اٹھتا ہے۔ یورپ پر یہی حالت بری طرح طاری ہو چکی تھی۔ اس زمانہ میں عقائد کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

امی جانؓ کی المناک وفات

از محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جب سنا یہ آج امی جان یکدم چل بسیں
ایک ساعت تک مجھے اس پر یقیں آیا نہیں
پھر جو دیکھا یہ حقیقت تھی کوئی دھوکا نہ تھا
اتنی جلدی آپ چل دیں گی کبھی سوچا نہ تھا
یہ خبر ایسی تھی جس سے چلتے دل بھی رک گئے
ذات باری کی رضا کے سامنے پھر جھک گئے

آپ کے نازوں کے پالے غمزدہ افسردہ ہیں
منہ سے کچھ کہتے نہیں پر دل بہت آزردہ ہیں
ان کی آنکھوں کی نمی اور انکی حسرت کی نظر
شق ہوئے جاتے ہیں جنکو دیکھ پتھر کے جگر
کیوں نہ وہ غمگین ہوں ان کی تو جنت[1] کھو گئی
انکی نظروں میں تو اب تاریک دنیا ہو گئی

جب کبھی افکار کی شدت سے گھبراتے تھے ہم
بہر تسکیں سوئے امی جاں چلے جاتے تھے ہم
صبر و ہمت کو نہ چھوڑو آپ کی تلقین تھی
پائے استقلال کو لغزش نہ ہو تعلیم تھی
میری امی آپ پر مولیٰ کی لاکھوں رحمتیں
ہوں ہمیشہ آپ پر فضلوں کی اس کے بارشیں
حق تعالیٰ آپ کا حافظ نگہباں وال رہے
آپ کے بچوں کا ناصر ہر گھڑی وہ یاں رہے

[1] جنت سے یہاں مراد دنیا کی راحت ہے ۔

اخبار "الجمعیۃ" دہلی کا ایک اعتراض اور اسکا جواب

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

اخبار "الجمعیۃ" دہلی نے سنڈے ایڈیشن مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء میں زیر "احوال وکوائف" حضرت امام جماعت احمدیہ کے ایک خطبہ جمعہ سے جو الفضل ۹ جولائی میں شائع ہوا یہ اقتباس دیکر

"کہ صرف احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں ورنہ مسلمانوں کی کتابیں تو اس سے بھری پڑی ہیں کہ توریت و انجیل غیر محرف ہیں"

یہ مطالبہ کیا ہے کہ :-

"اگر مرزا صاحب نے غلط بیانی سے کام نہیں لیا تو وہ بتائیں کہ مسلمانوں کی وہ کونسی کتابیں ہیں جو اس بات سے بھری پڑی ہیں۔ کہ توریت اور انجیل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی؟ یہ بھی غلط ہے کہ صرف احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کتابوں میں تحریف ہوئی ہے۔"

خطبہ جمعہ کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسلمان توریت و انجیل کو محرف و مبدل نہیں مانتے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان میں تحریف لفظی نہیں بلکہ تحریف معنوی مانتے ہیں۔ اور لفظ "مسلمانوں" سے بھی عام مسلمان مراد ہیں تمام کے تمام نہیں۔ چنانچہ الجمعیۃ کی پیش کردہ عبارت سے آگے حضور نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ ایسے بڑے آدمی نے بھی اپنی کتابوں میں معنوی تحریف کو تو ثابت مانا ہے لفظی تحریف کو نہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ان کے ایسا لکھنے سے ان کی عظمت شان اور جلالت و بزرگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ فرمایا ہے :-

"چونکہ ان کے زمانہ میں عیسائیت کے خلاف مسلمانوں کی تحقیق ابھی مکمل نہیں تھی اور انگریزی اور عبرانی لٹریچر ان کی نظر سے نہیں گزرا تھا اسلئے انہوں نے لکھدیا کہ قرآن کریم میں جو یحرفون الکلم عن مواضعہ (نازع)

آتا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ لفظی تحریف کرتے تھے بلکہ اس جگہ تحریف سے معنوی تحریف مراد ہے۔ پس عام مسلمان تورات اور انجیل کو محرف و مبدل نہیں کہتے بلکہ صرف ہماری جماعت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ عہد نامہ قدیم اور جدید دونو محرف و مبدل ہیں"

پس بعض خاص افراد کا انجیل و تورات کو محرف و مبدل ماننا آپ کے اس قول کے منافی نہیں۔ کہ عام مسلمان توریت و انجیل کو اس معنی میں کہ انہوں نے الہامی الفاظ کو بدل دیا تھا تسلیم نہیں کرتے۔ اور من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو ان کتابوں کو محرف و مبدل مانتی ہے۔

"الجمعیۃ" نے یہ دریافت کیا ہے کہ وہ کونسی کتابیں ہیں جن میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ مذکور ہے۔ سو اُن کی ضیافت طبع کے لئے ہم ذیل میں بطور مثال چند کتابوں کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ جنہیں لکھوکھا انسان قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کے تقدس اور بزرگی کے قائل اور ان کی تقلید کو اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے ہیں اپنی کتاب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اما تحریف لفظی در ترجمہ توریت وامثال آن بکار می برند نہ در اصل توریت"

یعنی میرے نزدیک یہی متحقق امر ہے کہ یہود توریت وغیرہ کے ترجمہ میں تحریف کیا کرتے تھے نہ کہ اصل توریت میں۔

پس وہ لکھوکھا مسلمان جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو اپنا پیشوا اور مقتدا مانتے چلے آئے ہیں ان کا عقیدہ بھی اس بارہ میں وہی مانا جائے گا جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں ظاہر کیا ہے۔

(۲) حضرت امام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

وقولہ یحرفون الکلم عن مواضعہ ای یتأولونہ علی غیر تاویلہ ویفسرونہ بغیر مراد اللہ عز وجل قصداً منہم وافتراءً ویقولون سمعنا ای سمعنا ما قلتہ یا محمد ولا نطیعک فیہ ھکذا فسرہ مجاھد وابن زید وھو المراد"

(تفسیر ابن کثیر)

یعنی آیت یحرفون الکلم عن مواضعہ میں تحریف سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کی صحیح تاویل نہیں کرتے تھے۔ اور عمداً اور ازراہ افترا اس کی ایسی تفسیر کرتے تھے جو منشائے الٰہی کے خلاف ہوتی تھی۔ اور وہ کہتے تھے کہ اے محمد (صلعم) جو آپ نے کہا وہ ہم نے سُن لیا اور ہم آپ کی اس بات میں اطاعت نہیں کریں گے۔ حضرت مجاہد اور حضرت ابن زید نے اسی طرح اس آیت کی تفسیر کی ہے اور مراد بھی یہی ہے۔

(۳) حضرت امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں تحریف سے متعلق فرماتے ہیں :-

"ان المراد بالتحریف القاء الشبہ الباطلۃ والتاویلات الفاسدۃ وصرف اللفظ من معناہ الحق الی معنی باطل بوجوہ الحیل اللفظیۃ کما یفعلہ اہل البدعۃ فی زماننا ھذا بالآیات المخالفۃ لمذاھبھم وھذا ھو الاصح"

(تفسیر کبیر)

یعنی آیت یحرفون الکلم میں تحریف سے مراد یہ ہے کہ وہ باطل شبہات ڈالتے اور تاویلاتِ فاسدہ کے مرتکب ہوتے اور لفظ کے اصل معنی کو چھوڑ کر لفظی ہیر پھیر کرکے باطل معنی کو اختیار کرتے تھے۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بدعتی ان آیات کے معنے سے متعلق کرتے ہیں۔ جو ان کے مذہب کے مخالف ہوتی ہیں۔ اور یہی تفسیر سب سے زیادہ صحیح ہے۔

(۴) پھر مولوی محمد سعید صاحب سیکنڈ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گوجرانوالہ ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ جو ریٹائر ہونے سے پہلے انسپکٹر سکول کے عہدہ پر فائز تھے اپنی کتاب "سعادتِ مرحمیہ" مؤلفہ ۱۹۱۳ء میں لکھتے ہیں :-

"بعض مسلمانوں کو یہ وہم لگا ہوا ہے کہ انجیل شریف محرف و مبدل ہے۔ حالانکہ تحریف و تبدیل کے بارے میں جس قدر آیات کلام اللہ شریف میں ہیں ان میں سے ایک میں بھی ذکر نہیں ہے کہ انجیل یا توریت محرف و مبدل ہے۔ بلکہ ان مقامات پر لکھا ہوا ہے کہ یہودی لوگ، ہاں ہاں یہودی لوگ نہ کہ عیسائی صاحبان توریت شریف کی باتیں بتانے کے وقت الٹ پلٹ کرکے بتا جاتے ہیں۔ پس اس الزام سے کم از کم عیسائی صاحبان تو بالکل بری ہیں۔ لہٰذا انجیل شریف محرف و مبدل نہیں"

(۵) مولوی چراغ الدین ساکن جموں اپنی کتاب منارۃ المسیح جلد اول میں لکھتے ہیں :-

"اگر یہ سوال ہو کہ موجودہ تورات و انجیل اصلی کتابیں نہیں اسلئے ہم ان کی تعظیم و تکریم نہیں کرتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات پر کوئی کافی دلیل موجود نہیں کہ یہ وہ کتابیں نہیں۔ کیا جن لوگوں کے ہاتھوں میں یہ کتابیں نسلاً بعد نسلٍ اس زمانہ سے چلی آرہی ہیں ان کی شہادت غلط ہے ...... بلکہ قرآنی شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہود و نصاریٰ کے ہاتھ میں اصل کتابیں موجود تھیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرآن شریف فأتوا بالتوراۃ فاتلوھا اور ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ کا حکم نہ دیتا۔ کیا یہ جائز تھا کہ بصورت عدم موجودگی تورات انجیل قرآن شریف ان کے لانے اور اہل کتاب کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیتا؟ ہرگز نہیں۔ پھر جب نزولِ قرآن کے وقت اصل تورات و انجیل اہل کتاب کے پاس موجود تھیں تو بعد میں تبدیل یا تلف ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں"

پھر سر سید احمد خاں مرحوم کی کتاب تفسیر تبیین الکلام جلد اول کے حوالہ سے لکھتے ہیں :-

"انہوں نے امام رازی کے ایک قول سے استدلال کیا ہے۔ جو واقعی نہایت ہی معقول ہے۔ کہ متکلمین کے نزدیک یعنی ان عالموں کے نزدیک جو مذہبی امور کی تحقیق کرنے والے ہیں۔ یہ بات یعنی توریت اور انجیل کی عبارت کا بدل ڈالنا ممتنع ہے کیونکہ وہ دونوں کتابیں نہایت مشہور ہو گئی ہیں۔ اور تواتر کو پہنچی ہیں۔ یہاں تک کہ ان عبارتوں کا بدلنا متعذر ہو گیا ہے۔

اس لئے جب قرآن شریف نے ان پاک کتابوں کا وجود تسلیم کیا اور مان لیا کہ وہ اس کے ہم عصر اہل کتاب کے ہاتھوں میں موجود اور اس وقت واجب التسلیم تھیں۔ تو کوئی قرینہ یہ بات نکالنے کا باقی نہ رہا کہ بالعدد تحریف و تبدیل ہو کر ساقط عن الاعتبار ہو گئیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ وہی کتابیں ہیں۔ جن پر قرآن شریف میں ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔"

۲۔ سر سید احمد خاں مرحوم کو مسلمانوں کا تعلیمیافتہ طبقہ مصلحین میں سے شمار کرتا ہے۔ اور ان کے خیالات کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ اپنی کتاب الخطبات الاحمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں

"بڑے بڑے عالم اور فاضل اور دیندار لوگ جن کا نام دنیا میں مشہور تھا۔ اور آخرت میں بھی مشہور ہو گا۔ نہایت استقلال اور تحمل سے اس کی تحقیقات میں مصروف تھے۔ اور اس کی جڑ تک پہنچ گئے تھے۔ ان کا یہ قول تھا کہ قرآن مجید میں جو تحریف کا الزام یہودیوں اور عیسائیوں پر خدا نے لگایا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے جان بوجھ کر حقیقۃً توریت انجیل کے لفظوں کو بدل دیا ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ لفظوں کے معنے پھیر دئے ہیں چنانچہ امام محمد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یحرفون الکلم عن مواضعہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ای یاولونہ علی غیر تاویلہ۔ پس وہ لوگ تحریف لفظی کے قائل نہ تھے۔ البتہ یہ بات تسلیم کے قابل تھی کہ قلمی نسخوں میں کاتبوں کی سہو اور غلطی سے بہت سی غلطیاں پڑ گئیں تھیں۔"

چونکہ بہت سے محقق علماء توریت و انجیل میں لفظی تحریف کے قائل نہ تھے صرف معنوی تحریف مانتے تھے۔ اسی لئے جب کسی مسلم عالم نے توریت و انجیل کے محرف و مبدل ہونے کی آواز اٹھائی تو پادریوں نے جواباً انہی محقق علما کے اقوال بطور حجت پیش کر دئے۔ چنانچہ توریت و انجیل کی صحت پر انہوں نے سینکڑوں کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی ہیں۔ اور مسلمان علماء کے اقوال کو اپنے دعوٰے کی صحت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ بطور مثال ملاحظہ ہوں "ہماری بائیبل اور مسلمہ علماء" "اظہار اصلیت توریت و انجیل" اور "صحت کتب مقدسہ" وغیرہ۔

اور چونکہ محققین علمائے اسلام اصل توراۃ و انجیل کو غیر محرف سمجھتے تھے۔ اس لئے جب عیسائیوں نے ان کے اقوال کو اپنی کتب کی صحت ثابت کرنے کے لئے مع آیات قرآنیہ پیش کیا۔ تو عام مسلمان ان کا جواب نہ دے سکے تو ہزاروں مسلمان نہ صرف عوام میں سے بلکہ بڑے بڑے مولوی بھی جیسے پادری عماد الدین اور پادری مولوی رجب الدین اور عبد اللہ آتھم وغیرہ وغیرہ عیسائی ہو گئے۔

بے شک شاذ و نادر کے طور پر بعض علماء نے جیسے مرحوم مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی ہیں۔ انہوں نے عیسائیت کا اپنے وقت میں مقابلہ کیا۔ لیکن وہ بھی آخر ہندوستان چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں زاویہ نشین ہو گئے۔ عیسائیت کے اگر کسی جماعت نے دانت کھٹے کئے اور اس "برے کی کچلیاں توڑیں۔ اور اس کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور یہی جماعت ہے جو عیسائیت کا ہر ملک میں مقابلہ کر رہی ہے اور اسلام کا غلبہ اور تفوق ظاہر کر رہی ہے۔ اور اسی کے ہاتھ پر انشاء اللہ تعالیٰ عیسائیت ایسی شکست کھائے گی کہ پھر سر نہ اٹھا سکے گی۔ اور ہر ملک میں اسلام کا پرچم لہرائے گا اور تمام دنیا پر ظاہر ہو جائے گا کہ تمام نبیوں کے سردار اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور وہی ہیں جو روحانی ملک کے شہنشاہ ہیں۔ جن کی روحانی حکومت دائمی ہے۔ جس کے لئے کوئی انتہا نہیں۔

پس "الجمعیۃ" نے غلط فہمی کی بناء پر حضرت امام جماعت احمدیہ پر جو غلط بیانی کا الزام لگایا ہے۔ وہ درست نہیں اور جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ہے:۔

"ہمیں ان مناظرانہ باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں صرف مرزا صاحب کی غلط بیانی کا ازالہ مقصود ہے۔"

جیسا کہ اس نے لکھا ہے جب "الجمعیۃ" کا اصل مقصد مسلمانان ہند کی سیاسی رہبری ہے تو اس کا ایسی علمی مناظرانہ باتوں میں دخل دینے سے مجتنب رہنا قابل تعریف ہے لیکن اسی وجہ سے ہم اس سے یہ بھی امید رکھتے ہیں۔ کہ جو وضاحت ہم نے اس مضمون میں پیش کی ہے۔ وہ بھی شائع کرے۔ تاکہ غلط فہمی دور ہو۔ اور انصاف کے تقاضہ کو پورا ہو۔

کیا غیر مبائعین اصحاب اس پر روشنی ڈالینگے؟

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں بعض غیر مبائع اصحاب نے مکتبہ احمدیہ کے اجلاس میں باہم اتحاد و مصالحت کی خاطر بعض تقاریر کی تھیں۔ اس اجلاس میں میاں شیخ محمد صاحب نے بھی ایک تقریر کی تھی۔ جس میں انہوں نے ذیل کے الفاظ کہے کیا غیر مبائع اصحاب اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟ ــــــ (ادارہ)

"اطراف سے اپیل ہو رہی ہے کہ "مل کر کام کرو" مل کر کام کرنے میں بڑی برکت ہے۔ لیکن مل کر کام کرنے کے ڈھب بھی مختلف ہوتے ہیں۔

پہلے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے امیر اور صدر تو مل کر کام کریں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ وہ ایک مجلس میں بیٹھ کر بھی مجلسی آداب کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے ایک دوسرے سے مخاطب ہونا ان کو پسند نہیں ایک ان میں سے مشرق کو جاتا ہے۔ تو دوسرا مغرب کو تو وہ مجھے کیسے دعوت دے سکتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ مل کر کام کروں۔

اس وقت اس انجمن کے اندر ایک گروہ بندی کی حالت بنی ہوئی ہے۔ جو تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت کے شایانِ شان نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ انجمن کے املاک کی حفاظت نہیں ہو رہی۔ مثال کے طور پر وہ رقم جو انجمن کے بیرونی مشنوں کی خاطر منظور ہوتی ہے اس کی نسبت گورنمنٹ کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ اس کی تحقیقات کرے کہ اس کا مصرف درست ہو رہا ہے اور تحقیقات گورنمنٹ کا محکمہ پولیس کر رہا ہے۔ کیا یہ صورت اطمینان بخش ہے۔

اشاعت اسلام کا کام پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ نہ پاکستان کے اندر کوئی کام نظر آتا ہے، نہ بیرونی ممالک میں۔ جرمن مشن عملاً بند ہے۔ لکھا ہوتا ہے امام صاحب برلن مسجد نے خطبہ دیا امام صاحب نے یہ کہا۔ امام صاحب نے لیکچر دیا۔ مگر وہ امام صاحب ہیں کون۔ ہمیں بھی تمنا ہے کہ ان کے نام سے شناسائی ہو۔ امریکن مشن ختم ہو چکا ہے۔ اور اس کا مکان جس میں نماز بھی پڑھی جاتی تھی فروخت ہو چکا ہے۔ جائداد کی حفاظت کی یہ حالت ہے کہ ماڈل کی بڑی قیمتی زمین بیچ دی گئی۔ قیمت برائے نام مقرر ہوئی اور وہ بھی وصول نہیں ہو رہی۔ زمین پر اب انجمن قابض نہیں۔ اور قیمت جو طے کی تھی وہ وصول نہیں ہو رہی . . . . چندے آ رہے ہیں۔ اور فیات کی آمدنی وصول ہو رہی ہے جائداد بیچ بیچ کر روپیہ آ رہا ہے۔ اس سے تو بنک بھر گئے ہوں گے۔ اور مقابل پہ کام بند کئے جا رہے ہیں۔ یہ حالت انتہائی تشویشناک ہے۔"

تعلیم الاسلام کالج ربوہ ـــــ میں ـــــ داخلہ

فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر کا نیا داخلہ آرٹس میڈیکل اور نان میڈیکل ۲۰ ستمبر ۵۸ء بروز ہفتہ سے شروع کیا جاوے گا۔

غریب مستحق اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو فیس کی مراعات اور دیگر وظائف دئے جاتے ہیں۔ کالج میں بہترین تعلیمی ماحول ہے۔ اور تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔

داخلہ کے لئے مصدقہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ (پرنسپل)

مجلس خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ہر مجلس خدام الاحمدیہ کی شمولیت نہایت ضروری ہے

([illegible])

قسط ۲

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی رضی اللہ عنہ

(خورشید احمد)

حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کی دعا کی قبولیت

۱۹۲۸ء میں گو ابھی آپ مزید ملازمت کر سکتے تھے لیکن آپ نے ریٹائر ہونے کا ارادہ کر لیا اور اسی ارادہ سے آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس قرآن مجید میں شرکت کے لئے قادیان آ گئے آتے وقت جماعت شملہ نے آپ کے اعزاز میں الوداعی دعوت کی اور ایک جیبی گھڑی بطور تحفہ پیش کی۔ درس کے اختتام پر جب آپ نے حضور کی خدمت میں اپنے ریٹائر ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضور نے فرمایا کہ آپ کی صحت اچھی ہے آپ کو اور ملازمت کرنی چاہیئے۔ اس پر آپ شملہ واپس آ گئے۔

حضور کا ارشاد آپ کے لئے واجب الاذعان تھا اور یہ اشارہ یا تو آپ کی بہتری کے لئے تھا اور یا جماعت و سلسلہ کی بہتری کے لئے اور ہر ایک صورت میں واجب التعمیل تھا۔

یہاں آکر معلوم ہوا کہ آپ کے ریٹائر ہو جانے کی خبر سن کر ایک ہندو آپ کی جگہ لگنے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ آپ خالی آسامی کے گریڈ میں اضافہ ہو گیا تھا۔ جن افسروں سے خانصاحب کو ہمدردی اور مدد کی توقع تھی وہ رخصت پر تھے

بہر حال آپ نے کوشش شروع کر دی اور ہر روز ایک خط حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھنے لگے۔ آپ نے بالا افسر کو اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ اس معاملہ کو اس وقت تک ملتوی کر دیں جبکہ رخصت پر گئے ہوئے افسر واپس آ جائیں۔ چنانچہ وہ اس پر رضامند ہو گیا۔ اسی اثنا میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل آ گیا اور اس نے آپ کے کاغذات منگائے۔ باوجود اس کے کہ آپ کی اس سے خاص واقفیت نہ تھی۔ نہ آپ کے کام سے کچھ واقف تھا پھر بھی آپ کے معاملہ میں اس نے غیر معمولی دلچسپی لی۔ اس اثناء میں روزانہ خط کی بجائے روزانہ تار دعا کے لئے دینا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر آپ کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ آپ کے دفتر کے ایک ہندو نے یہ فیصلہ سن کر برملا کہا کہ ہم جانتے تھے کہ آخر فیصلہ آپ کے حق میں ہو گا کیونکہ آپ کا پیر بہت زبردست ہے۔

آپ کی ریٹائرمنٹ اور جماعت کی طرف سے اعزاز

۱۹۳۲ء میں جب آپ ریٹائر ہوئے آپ کا دفتر

بوجہ موسم سرما دہلی میں تھا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی کسی کام کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے آپ کے اعزاز میں شملہ اور دہلی کی جماعتوں نے مل کر میونسپل گارڈن دہلی میں ٹی پارٹی دی اور حضور کی خدمت میں بھی اس میں شامل ہونے کی درخواست کی۔ گو حضور کو کوئی ضروری کام تھا مگر حضور تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر دوستوں نے آپ کو مترجم قرآن شریف بڑے سائز کا تحفہ میں دیا۔ جس کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں چار یا پانچ ترجمے تھے دو فارسی تا اور تین اردو کے۔ دوستوں کی درخواست پر حضور نے اپنے دست مبارک سے آپ کو یہ قرآن شریف عطا فرمایا۔

ساڑھے سات ہزار روپے کی لاٹری

۱۸۹۸-۹۹ء میں جبکہ خانصاحب مرحوم ابھی ملازمت میں تھے تو دفتر بارک ماسٹری شملہ میں تیتیس ہزار روپے کی لاٹری آئی۔ جس کا شملہ میں بہت چرچا ہوا۔ آپ نے اسی وقت اپنے دفتر میں ایک گشتی مراسلہ بھیجا کہ ہم بھی دفتر میں ایک Sweepstake فنڈ کھول دیں۔ جس میں ہر کلرک آٹھ آنے ماہوار ادا کرے۔ جو رقم جمع ہو اس میں سے لاٹری وغیرہ کے ٹکٹ لے جایا کریں۔ پہلے تو چند سال ہمیں کوئی قابل ذکر رقم نہ ملی مگر ۱۹۰۳ء میں قریباً سوا لاکھ روپیہ لاٹری میں ملا جس میں سے ہر ایک کو قریباً ساڑھے سات ہزار روپیہ حصہ میں آیا۔ اب آپ احمدی ہو چکے تھے۔ روپیہ ملتے ہی خیال آیا کہ نہ معلوم یہ روپیہ آپ کے لئے جائز بھی ہے یا نہیں۔

چنانچہ آپ فتویٰ لینے کے لئے قادیان آئے اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرفت (جن کی عمر اس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی) عریضہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ملاقات کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضور نے اپنے پاس اوپر کمرہ میں بلوا لیا۔ خانصاحب نے حالات مذکورہ بالا عرض کر کے دریافت کیا آیا یہ روپیہ حلال ہے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا یہ تو جوا ہے اور ناجائز ہے۔ آپ اس میں سے اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ . . . . بس سوائے اس رقم کو آپ اپنے غریب رشتہ داروں کو دیدیں قادیان کے غرباء و یتامیٰ کو دے دیں۔ اشاعت اسلام میں خرچ کر دیں یا کسی قومی مدرسہ یا کالج میں بطور امداد دیدیں۔

آج سے نصف صدی قبل ساڑھے سات ہزار روپیہ آجکل کے ستر پچھتر ہزار کے برابر قیمت رکھتا ہے۔ خانصاحب مرحوم نے حضور کے ارشاد کی روشنی میں یہ روپیہ بلا تذبذب چند ہی دن میں غریب اقارب اور اشاعت اسلام پر خرچ کر دیا۔ اس میں سے تین صد اور چار صد کی رقوم علی الترتیب حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی خدمت میں ارسال کیں جو ضروریات سلسلہ کے مصرف میں آئیں

چندہ ہائے وصیت تحریک جدید

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اپنی والدہ مرحومہ کی طرح موصی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ صاحب جان صاحبہ نے ۱۹۱۵ء میں شملہ میں وفات پائی۔ خانصاحب ان کا جنازہ قادیان لائے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ محترم خانصاحب آپ کی والدہ مرحومہ اور اہلیہ مرحومہ تینوں تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے ممبر ہیں فالحمد للہ وعلیٰ ذالک

مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی مرحوم نے اپنا مکان واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ قیمتی پانچ ہزار روپیہ اغراض سلسلہ کے لئے اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہبہ کر دیا تھا۔ اس سے پیشتر وہ ایک ٹرسٹ چھ ہزار روپے کا اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے بحق صدر انجمن احمدیہ قائم کر چکے تھے۔ چنانچہ آجکل اس کا نفع تین سو روپیہ سالانہ مل رہا ہے جو ان کی خواہش کے مطابق صدقہ جاریہ کے طور پر صیغہ نشر و اشاعت میں دین کے کاموں پر خرچ ہو رہا ہے

قلمی اور علمی خدمات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلمی اور علمی لحاظ سے بھی سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ حقوق انسان اور مسئلہ تقدیر پر آپ کے مضامین بدر قادیان میں شائع ہوئے۔ گوشت خوری اور تناسخ روح و مادہ کے موضوع پر آپ نے دو رسالے شائع کئے جو جماعت میں پسند کئے گئے۔ ۱۹۱۵ء میں جب جماعت میں اختلاف پیدا ہوا تو انتخاب خلافت کے موضوع پر آپ نے ایک رسالہ شائع کر کے اس کی پانچسو کاپیاں مفت تقسیم فرمائیں۔ وفات سے قریباً ڈیڑھ سال قبل جبکہ آپ کی عمر ۸۴ سال تک پہنچ چکی تھی آپ نے اصول قرآن فہمی [illegible]

پر ایک مبسوط مضمون لکھ کر چھپوایا اور اسے مفت تقسیم کیا۔ چاند پر پہنچنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کے متعلق بھی آپ نے ایک مضمون گذشتہ سال رقم فرمایا جو شائع نہ ہو سکا۔ اس میں آپ نے قرآن مجید کی آیات سے یہ استدلال فرمایا تھا کہ سائنسدان بھی چاند پر پہنچنے اور وہاں قیام کرنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔

اپنے خاندان میں پہلے احمدی

حضرت خانصاحب مرحوم و مغفور کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ آپ کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بیعت کرنے کے بعد آپ نے زور و شور سے اپنے خاندان میں تبلیغ شروع کر دی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کے بہنوئی اور محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے والد ماجد حضرت مولوی عمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ احمدی ہو گئے اور پھر یکے بعد دیگرے متعدد دیگر افراد خاندان بھی احمدیت کی آغوش میں آ گئے آپ کے خاندان کے متعدد افراد کو بعد میں نمایاں طور پر خدمت دین کی توفیق ملی جن میں سے آپ کے بھانجے محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی خدمات سلسلہ تو بہت نمایاں اور ممتاز ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں سے جس کسی کو بھی خدمت دین کی توفیق ملی یا مل رہی ہے اس کے ثواب میں آپ بھی شریک ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ ہی احمدیت ہمارے خاندان میں داخل ہوئی۔

اولاد

حضرت خانصاحب مرحوم کے ہاں صرف ایک بچی پیدا ہوئی جو ۱۹۰۷ء میں قریباً ساڑھے سات سال کی عمر میں وفات پا گئی جس کا انہیں بڑا قلق تھا۔ افسوس ہے کہ اس کے بعد آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

(باقی)

نماز کے امتحان کا التوا

الفضل ۱۰ اگست کے پرچہ میں زیر عنوان "مجالس انصار اللہ کا نماز کا امتحان" اعلان کیا گیا تھا۔ کہ نماز سادہ اور نماز باترجمہ کا امتحان ۵ اکتوبر کو ہو گا۔ بعض وجوہات سے اس امتحان کو فی الحال ملتوی کیا جاتا ہے مجالس انصار اللہ مطلع رہیں۔

قائد تربیت

انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

احباب جماعت کی توجہ کے لئے
شادی کے موقعہ پر فلمی گانے اور ناچ وغیرہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں آیت قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم (نور) کے ماتحت غضِ بصر اور غیر محرموں کے گانے اور ناچ وغیرہ کو سننے اور دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ مردار کی طرح ان چیزوں سے نفرت رکھیں (صفحہ ۵۵) اس سلسلہ میں سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک فرمان درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تا کہ احباب جماعت شادی کے موقعہ پر مجتنب رہیں اسی طرح اپنے دین کو اور اپنی اولاد کے دین کو محفوظ کریں۔

۱۹۴۲ء میں دارالبرکات قادیان میں ایک گھر میں شادی کے موقعہ پر فلمی گانوں اور ناچ وغیرہ کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پہنچی حضور نے بغرضِ تحقیق و رپورٹ مولوی ابوالعطاء صاحب کو ارشاد فرمایا۔ مولوی صاحب کی رپورٹ پر حضور نے محلہ دارالبرکات کے احباب کو طلب فرمایا۔ اور ذیل کی ہدایت فرمائی:-

"لیکن جو دوست یہاں بیٹھے ہیں جب اپنے اپنے گھروں میں جائیں تو اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ اگر آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو یہ ہدایت کر دی جائے گی کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شامل نہ ہوا کریں۔ آخر سوائے اس کے اس گناہ کو دور کرنے کا اور کیا علاج ہو سکتا ہے کہ اعلان کر دیا جائے کہ ان لوگوں کی شادیوں میں ہماری جماعت کا کوئی فرد شامل نہ ہو۔ وہ میراثیوں اور چوڑھیوں کو بلائیں۔ یا پھر ایکٹرسوں کو بلائیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے گھروں میں وہی جا سکتی ہیں۔ کوئی اور نہیں جا سکتا۔"

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب کی نگرانی رکھیں اور ایسے امور پر باز پرس کریں۔ اگر اصلاح کی صورت نہ ہوتی ہو تو مرکز میں رپورٹ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے مؤلف اصحاب احمدؑ کی تحریک پر خاکسار نے حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کو مرتب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے دوستوں شاگردوں اور واقف کاروں سے درخواست ہے کہ پہلی فرصت میں اپنی معلومات کے مطابق حضرت مولوی صاحب کے حالات و واقعات مجھے ارسال فرمائیں۔ (یحییٰ فضل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو منعقد ہوگا۔ اس کے لئے قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ نصاب ہوگا۔ اراکین انصار سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت فرمائیں۔ زعماء کرام شریک ہونے والے احباب کے اسماء گرامی سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ریلوے میں کلرکوں کی ضرورت

اسامیاں ۲۶۔ تنخواہ ۶۰۔ ۱۲۰ علاوہ الاؤنس

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج۔ سپیڈ ٹائپ ۳۰۔ عمر ۱۵ سال۔ آخری تاریخ ۲۵۔۸۔۵۸ درخواستیں مجوزہ فارم میں معرفت دفتر روزگار ۱۵۔۹۔۵۸ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ملتان۔ (پاکستان ٹائمز ۱۱۔۸۔۵۸)

ناظر تعلیم۔ ربوہ

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر
مجلس انصار اللہ قادیان کی قرارداد تعزیت

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کے انتقال پر ملال پر مجلس انصار اللہ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس بتاریخ ۳۱۔۷۔۵۸ بصدارت مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

مجلس انصار اللہ اس سانحہ عظیمہ پر دلی صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کا وجود مبارک سلسلہ احمدیہ اور خاندان مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے نعمت اللہ تھا۔ آپ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولین حرم ہونے اور اہل بیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور آپ کو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زوجہ مطہرہ ہونے کے لئے خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منتخب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے سلسلہ حقہ اور خاندان اہل بیت کی گرانقدر خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا ہے۔ اور آپ کی اولاد کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ کی نمایاں خدمات کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ غرض آپ کا وجود مبارک سلسلہ عالیہ اور خاندان کے لئے بیشمار برکتوں اور نعمتوں کا موجب تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی قرب و رضا کے فردوس بریں میں جگہ دے۔

آپ کی وفات حسرت آیات پر جو صدمہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے صاحبزادگان اور ممبران خاندان کو پہنچا ہے۔ ممبران انصار اللہ اس میں شریک غم ہیں اور اللہ تعالیٰ سے صبر جمیل کے لئے دعا گو رہیں۔

ہم جملہ ممبران انصار اللہ حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد مدظلہ اور تمام صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں خلوص دل سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

(خاکسار طالب دعا: محمد عبد اللہ درویش دارالامان قادیان)

سالانہ اجتماع میں شمولیت

"خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔" (تقریر فرمودہ ۷ فروری ۱۹۵۶ء)

سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ہر مجلس کو زیادہ سے زیادہ خدام بھجوانے چاہئیں۔ تا وہ

ا۔ اپنے مرکز کے خالص دینی اور مذہبی ماحول میں رہ کر تنظیم سلسلہ سے واقف ہوں۔

ب۔ اس پروگرام پر عمل کریں جو ان کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور

ج۔ اہم کاموں میں مشورہ دینے کے لئے مجلس شوریٰ میں شامل ہوں۔ جہاں مجلس کی ترقی اور بہبودی کی خاطر فیصلے کئے جاتے ہیں۔

یہی تین اصولی باتیں ہیں۔ جن کے لئے ہر سال عام اجتماع کیا جاتا ہے۔ اور جو ایک زندہ تنظیم کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

پس ہر مجلس کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور اجتماع میں شامل ہو۔ جو مجالس گذشتہ سالوں میں شامل نہیں ہوتی رہیں۔ وہ خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اب تک وہ اس برکت سے محروم رہے ہیں۔ اب ان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ لہٰذا قائدین اضلاع خاص طور پر نگرانی کریں۔ کہ مغربی پاکستان کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کی نمائندگی اس اجتماع میں نہ ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ

(۲)

معیار دوم

ناصر احمد سلیم پور سیالکوٹ چہارم ۱۷
مظفر احمد 〃 〃 〃 ۱۷
منور احمد 〃 〃 ہفتم ۲۲
نصیر احمد تبسم ملتان شہر 〃 ۳۲
مبشر احمد 〃 〃 ۳۶
محمد ارشد 〃 ششم ۱۷
محمد اکرم 〃 〃 ۱۹
اعجاز احمد طارق 〃 ہفتم ۳۳
عبد الکریم 〃 ششم ۲۰
فاروق احمد 〃 〃 ۳۰
محمد سلیم بھیرہ ہفتم ۳۴
ناصر محمود 〃 〃 ۲۳
ناصر احمد خانیوال چہارم ۱۷
خلیل احمد طارق 〃 ششم ۳۶
انوار احمد 〃 〃 ۱۸
خالد پرویز 〃 پنجم ۳۶
محمد مسعود احمد راولپنڈی ہفتم ۲۵½
حنیفہ فردوس 〃 چہارم ۳۶
خالد محمود خاں 〃 ششم ۱۹
مبارک احمد 〃 〃 ۲۰
آصف جمیل 〃 ۲۶
کریم احمد 〃 ہفتم ۱۷
قمر الدین 〃 پنجم ۲۲½
طاہر محمود 〃 ششم ۳۱
عبد الشکور 〃 ہفتم ۲۹
سعید احمد 〃 ششم ۲۰
پرویز احمد طارق دار الرحمت ربوہ 〃 ۲۵
سیف احمد خاں دار الصدر غربی 〃 چہارم ۱۷
محمد یامین دار الصدر ج 〃 پنجم ۱۷
منیر احمد دار الیمن 〃 〃 ۱۷
منیر احمد اسلم 〃 ۱۷
شمس الدین شمس دار الصدر شرقی 〃 ہفتم ۳۲
رفیق الدین تبریز دار الصدر 〃 پنجم ۲۱
ظہور الدین بابر دار الیمن 〃 ہفتم ۱۸
عبد الکریم جاوید دار الرحمت شرقی 〃 ششم ۱۸
نعیم اختر صدیقی دار الصدر غربی 〃 ششم ۲۳
محمد شفیق دار الرحمت شرقی 〃 چہارم ۱۷
عبد الحلیم طاہر 〃 〃 ہفتم ۲۸
بشیر احمد دار النصر 〃 پنجم ۱۷
محمد افضل طاہر دار النصر 〃 ششم ۱۷
حامد احمد خالد دار الرحمت وسطی 〃 〃 ۱۷
خلیل اللہ خاں طاہر احمد دار الرحمت شرقی ربوہ ششم ۱۷
لئیق احمد دار الرحمت وسطی ربوہ چہارم ۲۸
مسعود احمد فاروقی دار الرحمت وسطی 〃 ہفتم ۱۹
مرزا محمد لقمان 〃 〃 ششم ۲۹

سید محمد بشیر شاہ دار الصدر شرقی ربوہ ششم ۲۳
محمد زکریا جاوید 〃 غربی 〃 ہفتم ۳۱
ناصر احمد دار الصدر 〃 〃 〃 ۱۷
مسیح الدین شاہد صدر 〃 〃 ششم ۱۷
صبغۃ اللہ خاں دار الیمن 〃 ۱۷
عبد الرشید ارشد دار الرحمت شرقی ربوہ ششم ۲۰
بشیر احمد قمر دار الرحمت شرقی 〃 〃 ۱۷
منیر احمد خالد دار الرحمت وسطی 〃 ہفتم ۲۶
تعظیم احمد 〃 غربی 〃 〃 ۲۲
مبارک احمد شرما 〃 وسطی 〃 〃 ۲۴
رضی اللہ خاں شاد 〃 〃 〃 ۲۱
عبد المغنی دار الرحمت شرقی 〃 چہارم ۱۸ اول
نصیر احمد پرویز دار الرحمت شرقی 〃 ہفتم ۱۸
غیاث الدین 〃 〃 چہارم ۱۷
نفیس الرحمن 〃 〃 ہفتم ۳۳
محمد حنیف دار الصدر ششم ۲۴
حنیف احمد غزنوی دار الصدر ج چہارم ۲۲
نیاز مصلح خاں دار النصر ہفتم ۲۴
تشفیق احمد 〃 ہفتم ۲۱
مسعود احمد 〃 ششم ۳۲
عبد السلام طارق جڑانوالہ 〃 ۲۵
ذہیر احمد 〃 〃 ۲۰
مبشر احمد 〃 چہارم ۲۱
عبد المجید 〃 ہفتم ۲۷
لطیف احمد خاں 〃 〃 ۳۳
محمد اکرم خاں 〃 〃 ۲۷

مجلس لاہور۔ حلقہ سلطانپور

رشید احمد پنجم ۱۸
بشیر الدین 〃 ۲۰
محبوب عالم ششم ۲۹
شبیر احمد پنجم ۲۵
محمود احمد چہارم ۲۴
نصیر الدین پنجم ۲۹
محمد نذیر ہفتم ۲۶
مبارک احمد سوم ۱۷
سعید احمد دوم ۱۷

حلقہ کرشن نگر

اعجاز علی ششم ۱۹
ظفر احمد پنجم ۱۷
مبارک احمد عابد ہفتم ۲۶
مودود احمد خاں ششم ۲۰

حلقہ اسلامیہ پارک

منیر احمد خاں رحمانی ششم ۲۵
مرزا افتخار احمد ہفتم ۲۱
عبد الماجد ششم ۲۳

حلقہ سنت نگر

اشفاق احمد سوم ۲۰
سعید الدین ششم ۱۷
مرزا عبد الشکور چہارم ۳۲
غضنفر اللہ قریشی پنجم ۱۷

حلقہ رتن باغ

محمد سعید اشرف پنجم ۱۷

حلقہ نیلا گنبد

مجید احمد ہفتم ۲۷
طارق احمد ششم ۲۸
عبد الواسع پنجم ۱۹
رشید خالد پنجم ۲۱
مقصود احمد ششم ۱۸
نفیس احمد نعیم ششم ۲۰
مقبول احمد 〃 ۳۱
بشیر احمد پنجم ۱۷
ناصر احمد ششم ۱۷

مجلس کیمبل پور

مرزا ظفر احمد انجم ہفتم ۲۹

مجلس چک منگلہ ضلع سرگودھا

عبد الرشید ششم ۲۲

مجلس چک ۹۹ شمالی سرگودھا

مبشر احمد ہفتم ۲۹
ظفر احمد ششم ۳۰
ناصر احمد 〃 ۳۰
محمد جمیل 〃 ۳۱

مجلس گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

بشیر احمد پنجم ۲۱
عبد الغفار ششم ۳۹
کرشن احمد ہفتم ۲۹

مجلس قصور

محمد حنیف چہارم ۳۱

مجلس محمد آباد (سابق سندھ)

صباح الدین نسیم چہارم ۳۵
محمد احمد عصار سوم ۳۳
رشید حسین 〃 ۲۲
عزیز احمد خالد 〃 ۲۹
خلیل احمد ہفتم ۳۳
لطیف احمد ششم ۳۰
شاہد حسین 〃 ۳۵
عبد العزیز طاہر ہفتم ۳۲
سو بیدار سوم ۲۲
فلاح الدین ششم ۳۶
محمد طفیل 〃 ۳۴
عبد المالک حلقہ جنوبی
کراچی جماعت ہفتم ۲۶

محمد عیسٰی خان مارٹن روڈ کراچی ہفتم ۲۹
عبد الحفیظ پنجم ۲۵
بشیر الرحمن حلقہ رام سوامی سوم ۳۷ دوم
نعیم الرحمن 〃 پنجم ۲۶
صفی الرحمن 〃 〃 ۳۴
داؤد احمد سعید منزل 〃 ہفتم ۲۳
افتخار احمد 〃 ششم ۲۱
ماجد احمد 〃 ہفتم ۲۹
قدرت اللہ 〃 پنجم ۲۴
منصور احمد 〃 〃 ۲۰
شاہد احمد 〃 ہفتم ۳۰
طارق مختار 〃 ششم ۱۷
خالد ممتاز 〃 ہفتم ۲۳
محمد سلیمان 〃 〃 ۲۹
خورشید احمد 〃 〃 ۲۲
ادریس احمد بٹ 〃 〃 ۱۷
رفیق احمد خواجہ 〃 ششم ۲۳
مبارک احمد 〃 پنجم ۲۱
ایم اے راحی حلقہ شرقی ۲۰
امۃ الکریم حلقہ شرقی کراچی ششم ۲۴
اورنگ زیب ہفتم ۲۷
محمد افضل ناظم آباد 〃 ۳۵
ناصر خاں شیروانی 〃 ششم ۲۸
یعقوب احمد منصور ۱۸

طیارے کی تباہی سے ۹۹ مسافر ہلاک

طولون ۱۷؍اگست کل بحر منجمد شمالی میں ہالینڈ کا ایک مسافر بردار طیارہ گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ خیال یہ ہے کہ اس کے ننانوے کے ننانوے مسافر ادھ موا ہو کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ اس طیارے کے مسافروں کی صرف ۳۵ نعشیں دستیاب ہو سکی ہیں طیارے کا ٹوٹا پھوٹا ڈھانچہ مل گیا ہے

آج ایک فرانسیسی جہاز نے اس طیارے کے مسافروں کی چند نعشیں اٹھائی تھیں جن میں ایک بچے کی نعش بھی شامل تھی۔ بچے نے حفاظتی پیٹی باندھ رکھی تھی۔

اسرائیل کے لئے غیر ملکی اسلحہ کا حصول

یروشلم ۱۷؍اگست ایک باخبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر بن گورین نے کل اپنی کابینہ کے ایک اجلاس میں بتایا کہ اسرائیل کے لئے غیر ملکی اسلحہ کے حصول کے متعلق بات چیت میں کافی ترقی ہوئی ہے

تاہم مسٹر بن گورین نے اسلحہ کی نوعیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا

لیڈر (بقیہ ۲)

بنا پر مسلمانوں میں بھی بہت خون ریزی ہوئی ہے اور افسوس ہے کہ یورپ تو اس بیماری سے نجات پا چکا ہے لیکن مسلمان اہل علم حضرات ابھی تک اس بیماری میں مبتلا ہیں۔

آج یورپ اور دیگر عیسائی ملکوں کا یہ حال ہے کہ ان میں ہزاروں فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن اختلاف عقائد پر باہر خون ریزی شاذ و نادر ہی سننے میں آتی ہے۔ وہاں کسی فرقہ پر کسی قسم کا جبر و اکراہ نہ مادی اور نہ قانونی کوئی استعمال نہیں کرتا ہے۔ انگلستان کا ریاستی مذہب "چرچ آف انگلینڈ" ہے اور بادشاہ یا ملکہ جس کی حیثیت صدر حکومت کی سی ہے اس چرچ کا سرپرست ہوتا ہے۔ لیکن قانوناً کسی فرقہ اور کسی مذہب پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ ہر فرقہ اپنے عقائد کے مطابق کھلا کھلا تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور دوسروں کو اپنا ہم خیال بنا سکتا ہے یعنی سیاست ملکی میں کسی کو کوئی امتیاز نہیں۔ یہ حالت یونہی نہیں ہوئی بلکہ ایک مدت کے تلخ تجربات سے ہوئی ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ وہاں سیاست کو عقیدہ کے اختلافات کا شکار نہیں بنایا جاتا۔ اکّا دکّا کہیں کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو اس کی قسم نہیں لیکن ملک کی عام فضاء نہایت پر امن رہتی ہے۔ تقریباً یہی حال امریکہ کا ہے۔

آج ہزاروں اختلافات کے باوجود "عیسائی دنیا" عملاً متحد ہو چکی ہے۔ سب فرقے اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق تمام دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنی قوتوں کو سب کو بالجبر "ایک عقیدہ" پر لانے کے صرف کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور بڑی حد تک وہ باہم اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین پر متفق ہو چکے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ باوجود سراسر غلط عقائد کے عیسائیت کا جال ساری دنیا پر پھیل رہا ہے۔

اس کے برخلاف ہمارے ہاں ہر فرقہ اپنے آپ کو "خدائی فوجدار" سمجھتا ہے جس کا کام یہ ہے کہ ڈنڈا گھما کر سب کو اپنے عقیدہ پر لے آئے اور اس طرح "وحدت امت" قائم کی جائے۔ اس سے ہٹ کر دب کچھ لوگ اتحاد بین المسلمین کے لئے بھی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی نیتیں درست ہیں۔ اور وہ دل سے تمام مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اتحاد چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں معاف رکھا جائے کہ یہ لوگ بھی سوا چند کے اتحاد المسلمین کا صحیح مفہوم ابھی تک نہیں سمجھے۔ یہ لوگ بھی ایک حد تک سب فرقوں کو "ہم عقیدہ" بنانے کے بے کار خیالات میں گرفتار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ہر سعی بیکار جا رہی ہے۔ جب تک ہم ہر فرقہ اور فرد کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ سیاسی سطح پر مسلمان تسلیم نہیں کریں گے اور اگر ایک بھی استثنا رکھیں گے تو ہمیں اتحاد بین المسلمین سے مایوس رہنا پڑے گا۔ اور "امت واحدہ" بجز ایک خیالی بت کے کوئی حیثیت نہ رکھے گی۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے عوام بعض ایسے طالع آزما مذہبی کہلانے والے لیڈروں کی باتوں میں آجاتے ہیں جو اپنے خود ساختہ اصول بنا کر انہیں اسلامی تعلیمات کہہ کر انہیں اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر سمجھدار مسلمان کا فرض ہے کہ ان طالع آزما لیڈروں کے پراپیگنڈے کا سدّ باب کرے۔ کیونکہ یہی لوگ ہیں۔ جو "وحدت امت" کے خوبصورت لفظ سے دراصل اتحاد بین المسلمین میں رخنہ اندازی کر رہے ہیں۔ اس وقت اسلامی ممالک کو نہایت پر امن فضاء کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اکثر اسلامی ممالک اس وباء سے بڑی حد تک نجات پا چکے ہیں۔ لیکن پاکستان میں ابھی تک یہ وباء پورے زور سے پھیلی ہوئی ہے۔ اور جب تک ملک کا بہتر طبقہ آگے نہیں آئے گا۔ اور "وحدت امت" کے بظاہر خوشنما نعرے کی آڑ میں اخوت کے اتحاد کو پراگندہ کرنے والوں کا انسداد نہیں ہوگا اس وقت تک فرقہ وارانہ پرشورش تنازعات سے چھٹکارا نہیں ہوگی ٭

ڈویژنل آفس ملتان ——— نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

I جناب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۳۰ اگست ۱۹۵۰ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر ۳۰ اگست کو ہی سوا ۱ بجے دن کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل کام
(۱)	ڈویژنل آفیسرز ہیڈ کوارٹرز ملتان کے بنگلوں (Phase II) میں فلشنگ کا انتظام۔	۲۵ ہزار روپیہ	پانچ صد روپیہ	چار ماہ
(۲)	ریلوے ہسپتال بہاولنگر میں واٹر بورن سنی ٹیشن بنانا	پانچ ہزار روپیہ	یک صد روپیہ	دو ماہ
(۳)	ریلوے ریسٹ ہاؤس بہاولنگر میں واٹر بورن سنی ٹیشن بنانا۔	پانچ ہزار روپیہ	یک صد روپیہ	دو ماہ

II ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں جو میرے دفتر سے ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء کے گیارہ بجے تک منظور شدہ ٹھیکیداروں کو بحساب ایک روپیہ فی فارم اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کو بحساب چار روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں۔

III مفصل ٹنڈر نوٹس مع شروط و ہدایات میرے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

IV غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ٹنڈر کے ساتھ اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ بھی منسلک کریں ورنہ انکے ٹنڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ ملتان

No. 770-W/6/2.

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ ہر روز بخار ہو جانے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ اور کھانسی بھی ہے۔ احباب کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار (کیپٹن) ملک خادم حسین